تعالٰی علیہ وسلم، وقال اوما نحن بمؤمنین؟ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ذلك[1]۔ اخرجہ سیدی محمد بن علی الترمذی عن معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

ابھی اس شخص نے حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں شکایت کرتے ہوئے عرض کیا کیا ہم اہل ایمان نہیں؟ اس موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مذکورہ جملہ فرمایا تھا۔ اس کو سیدی محمد بن علی ترمذی نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔[1] (ت)

وحدیث[13]:

کان عبد اللہ بن رواحۃ رضی اللہ تعالٰی عنہ اذا لقی الرجل من اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یقول تعال نؤمن بربنا ساعۃ فقال ذات یوم لرجل فغضب الرجل فجاء الی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ الا تری الی ابن رواحۃ یرغب عن ایمانك الی ایمان ساعۃ فقال النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یرحم اللہ ابن رواحۃ انہ یحب المجالس التی تباھی بھا الملئکۃ علیھم السلام[2]۔ رواہ احمد بسند حسن عن انس بن مالك رضی اللہ تعالٰی عنہ۔

حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا معمول تھا جب بھی کسی صحابیِ رسول سے ملاقات ہوتی تو کہتے آؤ ہم اپنے رب کے ساتھ ایک گھڑی ایمان لائیں، ایک دن آپ نے یہی بات ایک شخص سے کہی تو وہ ناراض ہوگیا اور بارگاہِ نبوی میں حاضر ہوکر عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے عبد اللہ بن رواحہ کے بارے میں نہیں سنا وہ تو آپ پر ایمان لانے کی بجائے ایک گھڑی ایمان کی طرف رغبت دلاتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن رواحہ پر اللہ تعالٰی رحم فرمائے وہ ایسی مجالس کو پسند کرتا ہے جس پر ملائکہ بھی فخر کرتے ہیں۔ اسے امام احمد نے سندِ حسن کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا ہے۔ (ت)

وحدیثِ[14] ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ:

حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وعائین فاما احدھما

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے علم کے دو برتن حاصل کئے ہیں ایک کو بیان کرتا ہوں اگر

---

[1] نوادر الاصول الاصل الثانی والسبعون فی الذکر الخفی مطبوعہ دار صادر بیروت ص ۱۱۰

[2] مسند احمد بن حنبل از مسند انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ مطبوعہ دار الفکر بیروت ۳/۲۶۵

فبثثته واما الاٰخرفلو بثثته قطع ھذا البلعوم[1] اخرجه البخاری۔

دوسرا بیان کروں تو میرا یہ گلا کاٹ دیا جائے گا۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے (ت)

وآیت:

یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ[2]

ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (ت)

وآیت:

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی[3]

اور اے محبوب! وہ خاک جو تم نے پھینکی تھی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ تعالٰی نے پھینکی تھی۔ (ت)

وآیت:

اَیْنَمَا تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ[4]

تو تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمھاری طرف متوجہ) ہے (ت)

وآیت:

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا[5]

تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمھیں اس کا علم نہ ملا مگر تھوڑا۔ (ت)

وآیت:

اٰتَیْنٰہُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا[6]

(تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا) جسے ہم نے اپنے پاس سے رحمت دی اور اسے اپنا علم لدنی عطا کیا۔ (ت)

وآیت:

قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ۝ وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ۝[7]

کہا آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے، اور اس بات پر کیونکر صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں۔ (ت)

---

[1] صحیح بخاری کتاب العلم باب حفظ العلم مطبوعہ قدیمی کتب خانہ اصح المطابع کراچی ۱/ ۲۳

[2] القرآن ۴۸/ ۱۰ [3] القرآن ۸/ ۱۷

[4] القرآن ۲/ ۱۱۵ [5] القرآن ۱۷/ ۸۵

[6] القرآن ۱۸/ ۶۵ [7] القرآن ۱۸/ ۶۷ [8] القرآن ۱۸/ ۶۸